پیغامِ عمل

یعنی

سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔ اے وکیل انبالہ کی نظم

جو

انجمن حمایت اسلام لاہور کے چھتیسویں سالانہ جلسے میں ۶ - اپریل ۱۹۲۰ء کو پڑھی گئی

منشی فضل الٰہی پرنٹر و تاجر مرغوب ایجنسی لاہور کے اہتمام

[illegible]

قیمت [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندِ اوّل

ہم نفس! عہدِ سلف کی یاد خوانی ہو چکی،
چھوڑ اس قصے کو۔ رنگیں داستانی ہو چکی،
گردشِ گردوں کا شکوہ۔ بختِ واژوں کا گلہ!
داستانِ انقلابِ دارِ فانی ہو چکی،
تا کجے آخر رہیگا شغلِ یادِ رفتگاں!
دَورِ ماضی کی بہت کچھ نوحہ خوانی ہو چکی،
عزم و ہمت بھی نہ بہ جائیں کہیں اشکوں کے ساتھ!
ضبط کیجے۔ سیلِ گریہ کی رَوانی ہو چکی
خوب سوئے سرد جھونکوں میں نسیمِ آہ کے
جاگ اُٹھیے۔ خوابِ غفلت کی گرانی ہو چکی،

اچھے اچھے وعظ اچھی اچھی نظمیں سن چکے،
لیکچر و تقریر کی گوہر فشانی ہو چکی،
کارنامے اگلے لوگوں کے کہاں تک گائیے؟
کرکے بھی دکھلائیے گا کچھ؟ کہانی ہو چکی،
کام کے میدان کی اب کھائیے چل کر ہوا
یعنی سیرِ باغِ الفاظ و معانی ہو چکی،
ترجمہ کیجے عمل میں بھی اب اپنے علم کا،
نکتہ سنجی ہو چکی معجز بیانی ہو چکی،
آشتی کرنی پڑے گی انقلابِ دہر سے
روٹھے رہیئے گا کہاں تک؟ سرگرانی ہو چکی

ہاں بخلافِ موج ایں دریا شنا کردن چہ سود؟
خویشتن را غرقِ بحرِ فنا کردن چہ سود؟

بندِ دوم

۱

ماجرائے رفتگاں ہے گوشِ عبرت کے لئے
آپ اسے سنتے ہیں جوشِ درد و رقت کے لئے!
بھُولتے ہیں آپ سُنکر کارنامے قوم کے!
ہم سُناتے ہیں یہ قصّے جوشِ غیرت کے لئے
آپ کے دِل میں سِنانِ غم بنی یہ داستاں!
کیوں نہ یہ مہمیز ہو رہوارِ ہمّت کے لئے؟
سرگذشتِ قوم کو دیکھو نگاہِ غور سے
کیا سبق آموز منظر ہے بصیرت کے لئے!
رہبرِ علم و تمدّن کیوں بنے صحرا نشیں؟
کیا صفت زینہ بنی اِس بامِ رفعت کے لئے؟

اُن میں تھا ایثار و استقلال - عزم و اتحاد
وقف کر دیتے تھے جانیں قوم و ملّت کے لئے
اُن کے آگے سدِّ اسکندر بھی اک میدان تھا
کوہ اور صحرا تھے یکساں اُن کی ہمت کے لئے
کیا حبش اور کیا عرب - بس صِبْغَةَ اللّٰہی تھے سب
ہیچ تھے رنگ و نسب چشمِ اخوت کے لئے
دست و بازو صاف کہتے ہیں زبانِ حال سے
محنت انساں کے لئے! انسان محنت کے لئے!
عشق ہے خرمن کو خود دہقاں کے خونِ گرم سے
مضطرب ہیں راحتیں اہلِ مشقت کے لئے
آنچہ مرداں کردہ اند امروز کردن میتواں
راہِ نقشِ پائے ایں پاکاں سپردن میتواں

بندِ سوم

صحنِ بُستاں اب بھی ہے فصلِ بہاراں اب بھی ہے
پھول خنداں اب بھی ہے بلبل غزلخواں اب بھی ہے
ہے اُسی دستور پر آرائشِ بزمِ حیات
آلۂ تقدیرِ عقل و دستِ انساں اب بھی ہے
ربطِ اسباب و نتائج کا وہی ہے قاعدہ
نخلِ کوشش پُر ثمر - غافل پشیماں اب بھی ہے
آج بھی ہے تخم میں خاصیتِ نشو و نمو
کشت زار و آب و باد و مہرِ تاباں اب بھی ہے
یاد رکھو! لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی
کل جو نافذ تھا وہی آئینِ یزداں اب بھی ہے

پائے ہمت کے لئے میدان اب بھی ہے فراخ
کرنے والے کے لئے جو کل تھا ساماں اب بھی ہے

قیس ہی پیدا نہیں ہے ورنہ دشتِ نجد میں
خارِ صحرا اب بھی ہے ریگِ بیاباں اب بھی ہے

کام کرنے والے اب بھی پاتے ہیں محنت کا پھل
لعل کا گاہک نہیں ملتا بدخشاں اب بھی ہے

کان اب بھی ہے وُہی ہیرے نکلتے تھے جہاں،
جس سے کل موتی برستے تھے وُہ نیساں اب بھی ہے

آج بھی موجُود ہے اگلوں کا جو تھا رہنما
وہ حدیثِ ہادیٔ بطحا وُہ قرآں اب بھی ہے

طُور لبریزِ تجلّی۔ دیدۂ موسیٰ کجُاست؟
حُسن عذرا جلوہ پیرا۔ وامق شیدا کجُاست؟

بندِ چہارم

قلتِ ساماں سے ہمدم! تو عبث نالاں ہُوا
سہل ہے سب کچھ کمر بستہ اگر انساں ہُوا
دیکھ اُس معمار کیڑے کو کہ قعرِ بحر میں
محنتوں سے اُس کی پیدا ہیکلِ مرجاں ہُوا!
آفریں کرمِ صدف کے عزم و استقلال کو!
پرورش سے جس کی ذرہ گوہرِ غلطاں ہُوا
تھوڑے تھوڑے ہی سے ہوجاتا ہے آخر میں بہت
قطرہ قطرہ ہی برس کر بحرِ بے پایاں ہُوا
لے سبق اس انجمن کے کام کی تاریخ سے
کس طرح تعمیر یہ ایوانِ عالیشاں ہُوا!

ابتدا اِس کام کی کیونکر غریبوں سے ہوئی!
کِس طرح بڑھ کر پسندِ خاطرِ شاہاں ہوا!
شاد باش اے انجمن! بر آئی اب تیری مراد!
سایہ افگن تجھ پہ ظلِ حضرتِ سلطاں ہوا!
بزم میں آئے ہیں شہزادہ حمید اللہ خاں!
اب تو تیرا انجمِ طالع نیرِ رخشاں ہوا!
یہ سپوت اُس ماں کے ہیں جس کا سحابِ لطف و جود
آبپاشِ مزرعِ تعلیمِ ہندوستاں ہوا
جب کبھی قومی ضرورت نے کیا ان سے سوال
گوہرِ مقصود دل سے اُس کا پُر داماں ہوا
مستمندے این چنیں! صاحب نوالے این چنیں!
تشنہ کامے این چنیں! بحر نوالے این چنیں!

نیرنگ

کلامِ نیرنگ

جناب سید غلام بھیک صاحب نیرنگ بی اے کا وہ کلام جو رسالہ مخزن لاہور میں وقتاً فوقتاً چھپتا رہا۔ عرصہ ہوا کہ ایک مجموعہ کی صورت میں دفتر مخزن سے شائع ہوا تھا۔ وہ ایڈیشن ختم ہو جانے پر دوسرے ایڈیشن کی ضرورت پڑی۔ اس لئے جناب سید صاحب موصوف الصدر سے بحیثیت مصنف ہونے کے باقاعدہ اجازت لیکر اب دوسرا ایڈیشن بقبول عام تقطیع پر نہایت خوشخط عمدہ سفید ایوری فنش کاغذ لگا کر چھاپا گیا ہے۔ اس دوسرے ایڈیشن میں اور بھی چند ایک نظمیں (جو پہلے ایڈیشن میں نہیں ہیں) اضافہ ہوئی ہیں۔ نئی بات یہ بھی ہے کہ مصنف کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ نیز مصنف کی نظر ثانی ہو کر یہ مجموعہ چھپا ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک آٹھ آنے ۸؍

منیجر مرغوب ایجنسی لاہور